رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اللہ اکبر

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ صہ

ششماہی ۸ہ

سہ ماہی ۳/۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸ عہ

جلد ۲۵ | ۱۷ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لعنتی انسان کے تمام منصوبے خدا تعالیٰ خاک میں ملا دیگا

"وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں اور اُن سب چیزوں کو جو ان میں ہیں تھامے ہوئے ہے۔ وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے۔ اور آخر ایک دن آتا ہے۔ جو وہ فیصلہ کرتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے۔ کہ انجام انہی کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دل پر نزول کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو۔ اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو۔ کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دیگا۔ کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے۔ کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤنگا۔ مگر خدا کہتا ہے۔ کہ اے لعنتی دیکھ۔ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دونگا۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۳۰)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵۔ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو درد شکم کی شکایت ہے۔

آج حضور نے ۸ بجے صبح نصرت گرلز ہائی سکول میں تقریر فرمائی۔ اور طالبات کو اسلامی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ بننے کی تاکید فرمائی۔ مفصل تقریر انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں شائع کی جائے گی۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ احباب مولود کے مسعود ہونے اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری محمود پور ضلع کرنال سے واپس آ گئے ہیں۔

قادیان میں اظہارِ عقیدت و اخلاص کے جلسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ احمد کا جلسہ

۲۳ جولائی ۔ بعد نماز مغرب قادر آباد متصل قادیان میں بزم احمد کا موجودہ فتنہ کے متعلق ایک اہم جلسہ زیر صدارت جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوا ۔ جس میں مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری حضرت میر محمد اسحاق صاحب مولوی عبدالوہاب صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مولوی حافظ مبارک احمد صاحب نے تقاریر کیں ۔ بعد ازاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے دامن سے وابستگی اور عقیدت کے اظہار میں قرار دادیں پاس کی گئیں ۔

سکرٹری بزم احمد

جمعیۃ الافاغنہ قادیان کا جلسہ

قادیان ۲۴ جولائی ۔ کل بعد نماز عشاء مسجد اقصٰے میں زیر صدارت جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ جمعیۃ الافاغنہ کا جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں حسب ذیل اصحاب نے تقریریں کیں ۔ (۱) مولوی محمد شہزادہ خانصاحب مولوی فاضل (۲) مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل (۳) مولوی حافظ مبارک احمد صاحب (۴) مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری ۔

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے سے عقیدت کے اظہار کے لئے قرارداد پاس کی گئی ۔ اور آخر میں جناب صدر نے مختصر تقریر کی ۔ جس میں فرمایا ۔ فتنہ پرداز گروہ مظلومیت کی چادر پہن کر ظلم کرنا چاہتا ہے ۔ حالانکہ حقیقت میں وہ ظالم اور ہم مظلوم ہیں ۔ اور وہ اپنی اس چال میں بڑھتا جاتا ہے ۔ ہمارے دلوں کو انہوں نے بری طرح مجروح کیا ۔

عبدالرحیم خان سکرٹری

المبشر لٹریری کلب کا جلسہ

قادیان ۲۵ جولائی ۔ آج بعد نماز عشاء مسجد اقصٰے میں زیر صدارت جناب مرزا عبدالحق صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل بی المبشر لٹریری کلب کا جلسہ ہوا ۔ جس میں مسٹر عبدالرحیم صاحب شبلی ۔ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر ۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ۔ میاں عطاء اللہ صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی اور مولوی ظہور حسین صاحب نے تقریریں کیں ۔ اور آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اظہار عقیدت و اخلاص اور جماعت سے نکلنے والوں کے افعال کے خلاف اظہار نفرت کی قراردادیں پیش ہو کر متفقہ طور پر پاس ہوئیں اور جلسہ گیارہ بجے ختم ہوا ۔

"الفضل" کا خاص نمبر

مجلس انصار سلطان القلم کے اراکین نے حالات حاضرہ کو مدنظر رکھ کر خلافت کے متعلق متعدد مضامین تحریر کئے ہیں ۔ یہ مضامین الفضل کے ایک خاص نمبر میں عنقریب شائع ہونگے ۔ انشاء اللہ ۔ جو دوست اس نمبر کی زائد کاپیاں طلب فرمانا چاہیں ۔ وہ پتہ ذیل پر ڈاک کا خرچ ارسال فرمائیں ۔

سکرٹری انجمن انصار خلافت قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ جولائی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ۔

نوٹ :۔ آئندہ ہندوستان اور بیرون ہند کے نو بایع اصحاب کے نام الگ الگ شائع نہیں کئے جایا کریں گے ۔ اس وقت تک اندرون ہند اور بیرون ہند کے نو مبایعین کی تعداد ۸۰۳ ہے ۔ چنانچہ اگلا نمبر ۸۰۴ سے شروع ہوتا ہے ۔

804	Mrs Soeganda Sb Batavia Samatra.		
805	" Sambi Sb.	"	"
806	" Moehajar Sb.	"	"
807	Sariah Sahibah	"	"
808	Oni	" "	"
809	Aseni	"	"
810	Mr Djamal Daoed Sb.		"
811	" Mohammad Ropiie "		"
812	" Noerdeen		"
813	Soekaesih Sahibah		"
814	Saenah	"	"
815	Mr Saman Sb.		"
816	Oenah Sahiba "		"
817	Mr Ahmad doel Hadi Sb.		"
818	" Mian. Sb.		"
819	Roepiah Sahibah		"
820	Mr Djamalaeddin Sb.		"
821	Djoehoria. Sahibah		"
822	Mr Nelan Sahib.		"

(باقی)

نہایت ضروری اعلان

احباب کو معلوم ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری وغیرہ دشمنان سلسلہ احمدیہ کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پیدا کر رہے ہیں ۔ اور خلافت اور نظام جماعت کو درہم برہم کرنا چاہتے ہیں ۔ اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے انجمن انصار خلافت کے ممبر خدا تعالٰے کے فضل سے میدان عمل میں آ رہے ہیں ۔ احباب کا فرض ہے ۔ کہ نہایت تندہی سے اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے اس انجمن سے تعاون کریں ۔ بکثرت ممبر بنیں اور لٹریچر کی باقاعدہ اشاعت کریں ۔ اس فتنہ کے انسداد کے متعلق مفید مشورہ سے آگاہ کریں ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی تقریر فخر الدین صاحب کے اخراج کے متعلق زائد تعداد میں چھپوائی گئی ہے ۔ نیز اشتہار "یاد ماضی" بھی زیادہ طبع ہوا ہے ۔ احباب محض خرچ ڈاک بھیجکر طلب فرمائیں ۔

سکرٹری انجمن انصار خلافت قادیان

159
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل
قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ جمادی الاوّل ۱۳۵۶ھ

فلسطین کی تقسیم کے خلاف جذبۂ عام

فلسطین کی رپورٹ میں فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا - اور حصے ایسے قرار دیا جن میں مسلمانوں کے ساتھ صریح ناانصافی کی گئی ہے - ایک ایسا غیر مدبرانہ فعل ہے - کہ اگر حکومت برطانیہ نے اس کی تصدیق کر دی اور اس پر عمل شروع کر دیا - تو تمام مسلمانانِ عالم میں سخت اضطراب اور بے چینی پھیل جائے گی - مسلمانانِ ہند میں اس بارے میں جو جذبات پائے جاتے ہیں - ان کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے - کہ یونی نسٹ پارٹی تک نے اسمبلی میں اس پر بحث کرنے کی تجویز پیش کی -

اور عام مسلمان اپنے جلسوں میں بڑے غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں - بیرون ہند کے مسلمانوں میں سے فلسطین کے قرب وجوار کی اسلامی حکومتوں میں خاص جوش پایا جاتا ہے - چنانچہ سلطان ابن سعود - امام یمن - اور عبد العزیز قائد اعظم اعراب ٹیونس کے بیانات اخبارات میں آ چکے ہیں :-

سلطان ابن سعود نے کہا - ہم اس بات کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے کہ بیت المقدس اور فلسطین کے ٹکڑے کر دیئے جائیں - برطانیہ نے تقسیم فلسطین کا اعلان کر کے مسلمانانِ عالم کو اس بات کی دعوت دی ہے - کہ وہ اپنے قبلۂ اول کو برطانی استعمار اور یہودی استبداد سے بچانے کے لئے کونسی تدابیر عمل میں لاتے ہیں :-

امام یمن نے فرمایا - فلسطین کے عربوں کی مصیبت چالیس کروڑ فرزندانِ اسلام کی مصیبت ہے - مسلمان اس کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتے - کہ تقسیم فلسطین ایک بدترین تجویز ہے - جس کو ناکام بنانا ہر عرب کا فرض ہے :-

علامہ عبد العزیز لکھتے ہیں - افریقہ کے عرب ارضِ مقدس کے عربوں کے ساتھ ہیں - اور تقسیم فلسطین کی سکیم کو کسی حال میں ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے :-

ایک طرف تو یہ صورتِ حالات ہے اور دوسری طرف حکومتِ برطانیہ میں ایسے دور اندیش اور انصاف پسند وجود بھی موجود ہیں - جو تقسیم فلسطین کے خلاف پُر زور آواز بلند کر رہے ہیں چنانچہ دار الامراء میں فلسطین رپورٹ پر بحث و تمحیص کے دوران میں لارڈ سنیل نے تقریر کرتے ہوئے کہا -

" میں لیبر پارٹی کی طرف سے تقسیم فلسطین کی تجویز کے غیر منصفانہ اور خطرناک ہونے کا اعلان کرتا ہوں "

اسی طرح وسکونٹ سیموئل نے جو فلسطین کے پہلے ہائی کمشنر تھے - کمیشن کی رپورٹ پر اور خصوصاً تقسیم کی تجویز پر شدید نکتہ چینی کی - اور کہا " فلسطین میں یہودیوں کی آمد پر زیادہ پابندیاں عائد کی جائیں اور عربوں کے مذہبی جذبات کا احترام کیا جائے "

حکومتِ برطانیہ کا فرض ہے - کہ ان مدبرین کی آواز پر کان دھرے اور محض اس لئے کہ وہ طاقت اور قوت کے ساتھ جو چاہے - فلسطین کے عربوں سے منوا سکتی ہے - تقسیم فلسطین کو عمل میں نہ لائے :-

دار الامرا کی بحث کے دوران میں آرچ بشپ آف کنٹربری نے حکومت کو اس لئے مبارکباد دی - کہ اس نے مقدس مقامات کو مستقل طور پر اپنے قبضہ میں لے لیا ہے - جس جذبہ کے ماتحت آرچ بشپ نے یہ مبارکباد پیش کی ہے - وہ بھی ظاہر کرتا ہے - کہ اہلِ فلسطین کے ساتھ منصفانہ سلوک نہیں کیا گیا - ملک کا زرخیز اور بندرگاہ والا علاقہ یہودیوں کے حوالے کر دیا گیا - اور مقاماتِ مقدسہ پر حکومت برطانیہ نے مستقل قبضہ کر لیا - باقی مسلمانوں کے پاس کیا رہا - کہ وہ مطمئن ہو سکیں :-

گائے سے ہندوؤں کا شرمناک سلوک

آج کل ہندوؤں نے کشمیر میں اس لئے شورش برپا کر رکھی ہے - کہ چیف جسٹس نے چند مسلمانوں کی گائے ذبح کرنے کے جرم میں سزا سات سال سے گھٹا کر ایک سال کیوں کر دی - حالانکہ انہیں بالکل بری کر دینا چاہئے تھا - کیونکہ چیف کورٹ پر ثابت ہو گیا تھا - کہ ملزموں نے یہ فعل رات کے وقت پوشیدہ طور پر کیا جس سے کسی کی دلآزاری نہیں ہوئی - اور جب دلآزاری نہ ہوئی - تو ملزم سزا کے بھی مستحق نہ تھے مگر ہندوؤں کا مطالبہ یہ ہے - کہ خواہ کوئی سات پردوں میں گائے ذبح کرے - اسے کم از کم سزا سات سال دینی چاہیئے - لیکن یہی گئو ماتا جس کی خاطر ہندوؤں کا جذبہ مسلمانوں کے خلاف نہایت شدت اختیار کر لیتا ہے - حتیٰ کہ ان کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا - اسی کے ساتھ خود ہندوؤں کے جس شرمناک سلوک کا ذکر آج کل آریہ اخبارات میں ہو رہا ہے - وہ یہ ہے - کہ ہندو گوالے گائے کے پیٹ میں ایک موٹا بانس فٹ ڈیڑھ فٹ کی گہرائی تک داخل کر کے پھر زور سے اس میں پھونکیں مارتے ہیں - جس سے سارا دودھ تھنوں میں اُتر آتا ہے - یہ ایسا ظالمانہ اور سنگدلانہ طریق عمل ہے - کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں :-

اس سے ظاہر ہے - کہ ہندوؤں کے دلوں میں گائے سے کس قدر ہمدردی اور محبت ہے -

ایک آریہ کے خلاف مقدمہ

پچھلے دنوں آریہ یووک سماج قادیان کے جلسہ میں ایک شخص پنڈت شانتی پرکاش اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو تقریر کی تھی - اور جس کا ذکر نہایت دکھ اور درد کے ساتھ الفضل میں کیا جا چکا ہے - اس کی بناء پر حکومت نے زیر دفعہ ۱۵۳ - الف اس سے خلاف مقدمہ چلایا ہے اس کا ذکر کرتا ہوا - آریہ اخبار " پرکاش " لکھتا ہے :-

" ضلع گورداسپور کے آریہ بھائی اس بات سے ناواقف نہیں ہو سکتے - کہ ابھی بہت عرصہ نہیں ہوا - جبکہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر ان کی قادیان کی ایک تقریر کی بناء پر ایک مقدمہ چلایا گیا تھا - اس مقدمہ کی سماعت بھی گورداسپور میں ہوئی تھی - اور سینکڑوں اور ہزاروں احراری مسلمان اس مقدمہ کی سماعت کے لئے جمع ہوا کرتے تھے - ہم اپنی ناطاقتی کی وجہ سے وہ حالت تو پیدا نہیں کر سکتے - لیکن اپنی دلچسپی کا اظہار تو کر سکتے ہیں - اور اپنے طرز عمل سے اس بات کا ثبوت تو ہم پہونچا سکتے ہیں - کہ ایک آریہ بھائی کی مصیبت ہماری مصیبت ہے "

دراصل ان الفاظ میں آریوں کو مقدمہ کے دوران میں اپنی شان دشوکت کے اظہار کی تحریک کی گئی ہے - اور یہ بتایا گیا ہے - کہ اس مقدمہ میں اپنا سارا زور صرف کر دیں - آریوں کے اس وقت تک کے طریق عمل سے سوائے اس کے توقع بھی کیا ہو سکتی ہے - کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہر ممکن کوشش کریں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے عظیم الشان برکات

ان دنوں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری اور منشی فخر الدین ملتانی نے اپنے شامتِ اعمال کے نتیجہ میں سلسلۂ احمدیہ سے اخراج کے بعد جماعت میں جو فتنہ برپا کرنے کی ٹھانی ہے۔ وہ کوئی عجوبہ نہیں۔ ازمنہ ماضیہ میں خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں اور بالخصوص امتِ محمدیہ اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایسی نظیریں موجود ہیں۔ جن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ایسے لوگوں کو ناکام اور رسوا کیا۔ اور جہاں وابستگان خلافتِ الٰہیہ کو ایمان اور اخلاص میں ترقی عطا کی۔ وہاں منکرین ومفسدین کی ذلت ومسکنت اور روحانی بربادی کے سامان فراہم کر دیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک جتنے افراد مرتد ہوئے اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا یا دینی مقاصد کو وجہ ارتداد قرار دیا ہو۔ بلکہ یہ سب لوگ اپنے ذاتی مطالب اور اغراض پورے نہ ہونے کی وجہ سے اختلاف پر آمادہ ہوئے اس لئے ان کا کوئی اعتراض یا شکوہ درخور اعتنا نہیں۔ اول تو خلیفۂ وقت کے ساتھ اختلاف پیدا ہونا ہی آداب شرائطِ بیعت کے منافی ہے۔ مگر جب کسی امر میں ایسی نوبت آجائے۔ تو فرمانبرداری اور اطاعت کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے خیالات کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ نہ یہ کہ فتنہ آرائی پر کمر باندھ لی جائے۔

رحمانی اور شیطانی طاقتوں کا ہمیشہ سے مقابلہ چلا آیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدوں اور ان کے متبعین کو فوقیت وغلبہ دے کر حق وباطل میں امتیاز کر دکھایا پس مظلومیت کی مصنوعی داستانیں اور فریبانہ انداز مومنوں کے ایمان کو کسی قسم کا گزند پہونچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیا شیخ مصری کا فتنہ غیر مبایعین اور احرار کے فتنہ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنے رفقاء کی معیت میں سلسلۂ خلافت کو مٹانے میں کونسی کسر اٹھا رکھی۔ جماعت میں فی الواقعہ ان لوگوں کا اثر ورسوخ تھا۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا سارا نظم ونسق ان کے ہاتھ میں تھا۔ اور قادیان سے روانگی کے وقت انہوں نے طرح طرح کی تعلیوں اور دھمکیوں کے آوازے کسے الغرض خلافتِ حقہ کو مٹانے کے لئے انتہائی کوششیں کیں۔ اور اب تک ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کے ماتحت حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی بروز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو خود مسند خلافت پر متمکن فرمایا۔ آپ کو غیر معمولی طور پر ظاہری وباطنی اور روحانی وجسمانی علوم سے منور کیا۔ شوکت وعظمت سے بہرہ وافر بخشا۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور کے ذریعہ اشاعتِ اسلام اور ترقی سلسلہ کا عظیم الشان کام کرا کر آپ کو مظفر ومنصور کیا غرض اللہ تعالیٰ نے بغاوت کنندگان پر مکمل غلبہ وتفوق دے کے روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا۔ کہ تائیدِ یزدانی حضور کے ساتھ ہے۔ اور آپ ہی خلیفۂ برحق ہیں۔

اس کے بعد احرار نے بعض سیاسی اغراض کے ماتحت جماعت احمدیہ اور خلافتِ ثانیہ کو کالعدم کرنے کے لئے منظم اور پے درپے کوششیں کیں۔ اور صاحبِ اختیار لوگوں کی معتد بہ تعداد کو اپنا ہم خیال اور معاون بنا کر مخالفانہ اور معاندانہ اقدامات کو انتہا تک پہونچا دیا۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خداداد فراست، تدبر اور حکمتِ عملی سے دشمن کو ایسی شکست فاش دی۔ کہ اب احرار کو ہر طرف سے ناکامی اور ذلت ہو چکی ہے۔ اور اُن کا وجود تک معدوم ہو رہا ہے۔

پس ان واقعات اور شاہدات کے پیش نظر مصری صاحب کی ناسپاسی اور رعونت ان کے حق میں کیسے مفید نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ جبکہ وُہ اس خلیفہ سے برسرِ پرخاش ہوں۔ جو حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر اور مظہر الحق والعلاء ہے۔ جس کے ذریعہ دورِ حاضرہ کے مامور کے متعدد الہامات اور پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ جس نے اپنے تئیس سالہ عہد خلافت میں چار دانگِ عالم میں اسلام کا بول بالا کر دکھایا۔ اور خدا تعالیٰ کے سچے دین کی مہتم بالشان خدمت سرانجام دی۔ جس نے ظاہری وباطنی فیوض اور فوق العادت مجاہدات سے ملک وملت کی اتنی گراں قدر خدمت کی کہ ان کی تعریف میں دشمن بھی رطب اللسان ہے۔

خاکسار مرزا محمد حسین احمدی شاہجہانپوری

قابلِ توجہ نظارت تعلیم وتربیت

کچھ عرصہ ہُوا چند چھوٹے لڑکوں نے ایک رسالہ "المبشر" کے نام سے ماہواری ٹریکٹ کے طور پر جاری کیا۔ جس کا ذکر "الفضل" میں بھی کیا جا چکا ہے۔ ہمیں بتایا گیا تھا۔ کہ وُہ کسی تجربہ کار کی زیر نگرانی شوق مضامین نویسی پورا کریں گے۔ لیکن چند ماہ سے وُہ ایسے طریق پر جا رہا ہے۔ جو سلسلہ کی روایات کے خلاف مرکزِ احمدیت کی شہرت کو بگاڑنے والا اور تعلیم احمدیت سے دُور ہے۔ مثلاً نمبر ۸ میں "مسٹر ارنا بھینا" کا قلمی خاکہ" کھینچتے ہوئے خدا تعالیٰ کی ذاتِ پاک کو بھی (نعوذ باللہ) یوں نشانہ تمسخر بنایا گیا ہے۔ کہ "ماہرین عمارت کا خیال ہے۔ کہ اللہ میاں نے اس گنبد گردوں کی تعمیر کے لئے اکیسویں صدی کے انجنیروں سے مشورہ لیا ہوگا۔ ورنہ آج کل کے گنبدوں میں اتنی نفاست کہاں۔"

بازی بازی بارِیش بابا ہم بازی کی اس سے بدترین مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ خدائے قدوس سے ہنسی اور تمخول کیا جائے۔

پھر رسالہ میں ایک تصویر دینے کی وجہ خود صاحبِ تصویر نے یہ بیان کی ہے۔ کہ "لوگ یہ نہ کہیں اماں پھینکو بھی اس رسالہ کو اس میں دکھائی گیا ہے۔ کوئی تصویر بھی تو نہیں دی سالے نے۔" اسی طرح "اسکول کی شرارتیں" کے عنوان سے لڑکوں کے سامنے استادوں کے متعلق سخت گستاخانہ رویہ اختیار کرنے کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

یہ چند امور بطور مثال پیش کر کے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ نظارت تعلیم وتربیت کو اس بارے میں مناسب انتظام کرنے کے متعلق توجہ دلائیں۔

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی راست گوئی کی حقیقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ کے مومن بندہ کا دل اس قدر نور سے بھر جاتا ہے۔ کہ اس کے آثار چہرہ پر بھی نمودار ہو جاتے ہیں لیکن جب کسی منافق پر اللہ تعالےٰ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ تو اس کی قلبی کیفیت کا انعکاس ملعونیت کے رنگ اس کے چہرہ پر نمایاں ہو جاتا ہے

جب مومن یا منافق کی یہ حالت ہو تو وُہ اپنی اندرونی کیفیات کے مطابق دوسروں کے متعلق قیاس کرے گا۔ یعنی مومن ہر شخص کے متعلق حسنِ ظن سے کام لے گا۔ اور بغیر شرعی ثبوت کے کسی کی طرف کوئی عیب منسوب نہیں کرے گا۔ مگر منافق جیسے خود شکوک سے پُر اور گند سے بھرا ہوا ہوتا ہے ویسے ہی دوسروں کو سمجھے گا۔ اس کی عام فہم مثال یرقان کے مریض کی سی ہے جب اس کا جگر تندرست ہوتا ہے۔ اس کو ہر رنگ کی پہچان ہوتی ہے لیکن جب مرض میں مبتلا ہو جائے۔ تو پھر اس کے واسطے سفید بھی زرد اور سُرخ بھی زرد ہوتا ہے۔ اسی طرح جب تک اللہ کریم کا فضل شاملِ حال ہو اور ایمان درست ہو۔ نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے اور جب ایمان ضائع ہو جائے۔ ساتھ ہی یہ طاقت بھی سلب ہو جاتی ہے اسی اصل کے ماتحت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور فخر الدین ملتانی نے بھی حضرت امامنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذاتِ مبارک کے خلاف بیہودہ سرائی شروع کی ہے اور اس طرح اپنی گندی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے:۔

جماعت احمدیہ کئی بار ایسی شیطانی اور رحمانی جنگوں کا منظر دیکھ چکی ہے جب اللہ تعالےٰ نے ان سب جنگوں میں فتح اور نصرت ہمارے حصہ میں رکھی ہے تو کیا اس جنگ [illegible] ہو وُہ دشمن ہماری پیٹھ دیکھ سکیں گے۔ ہرگز نہیں۔ ہر دفعہ نتیجہ یہی نکلا۔ کہ مومن ہر فتح کے بعد مزید قربانیوں کے لئے طیار ہو گئے اور دشمن شکست کھا کر نامراد رہے اب بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

کوئی مصری ہو۔ یا ملتانی۔ کیا وُہ مباہلہ والوں سے زیادہ گند اچھال سکتے ہیں۔ کیا ان کو "زمیندار" سے بھی زیادہ ملکہ فحش گوئی ہے؟ جب اُن کی تدبیریں ان کے خلاف پڑیں۔ اور انہوں نے اپنے ہاتھ خود کاٹے۔ تو یہ کس باغ کی مولی ہیں:۔

سائنس کا ایک اصول ہے۔ کہ Force (طاقت) کا وزن کرنے کے لئے کسی Resistaince (بوجھ) کی ضرورت ہے۔ اسی طرح مومنوں کے اخلاص کے اظہار کے لئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے تازہ نشانات کے رونما ہونے کے لئے مخالفت کا ہونا قدیمی سنت کے ماتحت لازمی ہے۔ جب کثرتِ مخالفت ہمیشہ سے ہی ایک مامور من اللہ کی صداقت کی علامت رہی ہے تو پھر ہمیں بھی ہر مخالفت کا منتظر رہنا چاہیئے۔ مگر کیا پچھلے چند سال مخالفت کے نتیجہ میں ہم نے ایمان افروز اور رُوح پرور نظارے نہیں دیکھے۔ پس جب مخالفت ہمیں اچھے اچھے پھل یعنی تازہ بتازہ نشانات اور فدائیت کی راہ میں قربانیوں کا جوش دے۔ تو پھر ہمیں کیا گھاٹا ہے۔ میرے نزدیک یہ فتنہ پُرانے فتنہ کی ایک شاخ ہے۔ اور مصری و ملتانی نے مستریوں کا دوبارہ جنم لیا ہے۔ پیغامیوں اور مستریوں سے میل ملاپ۔ پوسٹر چھپوا کر احراریوں سے تقسیم کرانا وغیرہ ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ دیرینہ سازشیں تھیں۔ جو در پردہ ہو رہی تھیں:۔

میری سمجھ میں آج تک ان کی یہ فلاسفی سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ انہیں ہر شخص کی رو تو دکھائی دی جماعت میں۔ مگر کیا وہ خلیفۂ وقت کو۔ کہ جا کر تو دکھائی دیا انہیں جماعت میں۔ اور گالیاں دینے لگ گئے خلیفۂ وقت کو۔ پھر اصلاح درکار تھی جماعت کی اور خطوط میں لکھا یہ کہ تنہائی میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اُن سے فیصلہ کر لیں۔ اگر انہیں ہمدردی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے ہوتی۔ تو جماعت میں رہ کر اصلاح کرتے۔ نہ یہ کہ جماعت سے نکل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدترین دشمنوں اور احمدیت کے معاندین کی دہلیزوں پر لوٹنے لگ جاتے۔ اس انوکھی اصلاح کا بیڑہ مصری و ملتانی صاحب نے شاید ان دنوں سے اٹھا رکھا ہے۔ جبکہ مقدمہ سرکار بنام عبدالمنان کی سماعت بٹالہ میں بعدالت علاقہ مجسٹریٹ صاحب ہو رہی تھی۔ انہیں یاد ہوگا۔ کہ وُہ دونوں گواہ استغاثہ تھے۔ اس وقت جس طرح انہوں نے حق پوشی اور غلط بیانی سے کام لیا۔ وُہ انہیں یاد ہوگی۔ کیا یہی تھی ان کی مومنانہ شان کہ بیان دیں حلف اٹھانے کے بعد۔ مگر پھر بھی حق پوشی سے کام لیں۔ جب ملتانی صاحب سے متعدد سوال کئے گئے۔ تو انہیں بعض دفعہ یہی کہنا پڑا۔ کہ "یاد نہیں ہے۔ علم نہیں ہے" حالانکہ ان سوالوں کے جواب وُہ بخوبی جانتے تھے:۔

اسی طرح مصری صاحب پر جب سوال کیا گیا۔ کہ کیا فرد برآمدگی ایک بار پھاڑ کر دوبارہ بنائی گئی اور دوبارہ آپ کے دستخط کرائے گئے۔ تو کہا۔ نہیں۔ حالانکہ انہوں نے خود مجھ سے کہا تھا۔ کہ بوجہ غلط تاریخ ڈالے جانے کے دوبارہ فرد بنائی گئی تھی:۔

پھر دوسرے سوال کے جواب میں کہ عبدالمنان کا بیان جو آپ کی موجودگی میں انسپکٹر پولیس کے روبرو ہوا تھا۔ اس میں عبدالمنان نے چوری کی غلط یا صحیح حقیقت ظاہر کی تھی۔ اس کا جواب انہوں نے خلافِ واقعہ دیا۔ اور خود بھی باہر آ کر مجھ سے کہا۔ کہ آپ نے ایسا گندہ سوال پوچھ لیا۔ میں نے کہا۔ بات کیا ہے۔ تو بتایا۔ کہ ملزم نے بیان میں چند مستورات کو لپیٹا تھا۔ اور وُہ شک کا باعث تھا:۔

پھر دورانِ مقدمہ سرکار بنام عبدالرحمٰن صاحب جٹ مصری صاحب ایک دفعہ جب بٹالہ تشریف لائے تو مجھ سے فرمانے لگے۔ آپ نے کسی سے کہا ہے۔ کہ میں نے جھوٹ بولا۔ خاکسار نے کہا۔ ہاں۔ اور میرا اشارہ آپ کے بیان بمقدمہ سرکار بنام عبدالمنان کی طرف ہے اس پر کافی دیر آپ نے اس بیان کی تاویل اور مطلب۔ اور ماحول سمجھانے میں صرف کی:۔

اب ازروئے انصاف دیکھیں تو دہریت کی رو اور بگاڑ جماعت میں نہیں۔ بلکہ مصری صاحب۔ اور ملتانی صاحب کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ کاش کہ یہ ہر دو دوسرے کی آنکھ سے شہتیر نکالنے سے پہلے اپنی آنکھ سے تنکا نکال لیتے۔ اور پھر اصلاح پر کمربستہ ہوتے:۔

یہ کہاں کی راست گوئی۔ اور ایمان داری ہے۔ کہ بیان تو دیں واقعاتی اور حلف اٹھا کر۔ مگر تاویل کا حق۔ اور ماحول کا بہانہ بنا کر جھوٹ بولیں۔ سچ ہے۔ کہ ہر فتنہ کی جڑ جھوٹ اور بدظنی ہے:۔

اب قابلِ غور بات یہ ہے۔ کہ وُہ شخص جو ایک نہایت معمولی شہادت میں اس طرح خلافِ حقیقت باتیں بیان کر سکتا ہے حالانکہ نہ اسے کسی قسم کے جانی و مالی نقصان کا اندیشہ تھا۔ اس کے اتنے بڑے بول پر کیونکر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں دہریت پھیل چکی ہے۔ اور اس کی اصلاح کا کام اس کے سپرد ہوا ہے:۔

خاکسار شیخ ارشد علی بی ایس سی - ایل ایل بی - پلیڈر بٹالہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ فتنہ کے متعلق بعض اصحاب کے خواب

(۷)

چند دن ہوئے میری اہلیہ صاحبہ نے ذرا سی غنودگی میں یہ خواب دیکھا کہ تین شخص ہیں۔ ایک خاموش ہے دو آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ کہ مختار اللہ تعالیٰ کا آیا ہے فخرالدین صاحب کا انجام اچھا نہیں۔

شکر الٰہی از چوہڑ کانہ منڈی

(۸)

خاکسار نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک عربی کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس کا نام "حصحص الحق" ہے۔ میں نے اس کے پڑھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ اور خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو کتاب خطبہ الہامیہ ہے۔ یہ کچھ ویسی ہی ہے۔ اور خطبہ الہامیہ میں نے پڑھا ہوا ہے۔ اس کتاب کی کئی کاپیاں میں نے کئی ایک کے پاس دیکھیں۔ واللہ اعلم بالصواب

خاکسار شیخ لطیف الرحمن۔ بی۔ اے قادیان

(۹)

اس عاجز نے پہلے جبکہ احرار کا فتنہ شروع تھا بہت سی خوابیں دیکھیں جو خدا کے فضل سے پوری ہوئیں۔ اب یہ رویا دیکھا ہے۔

میں نے دیکھا کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نہایت خوبصورت اور عمدہ لباس میں ہیں۔ اور ہم بہت سارے نوجوان ہیں۔ جن کے آگے بڑی شان و شوکت کے ساتھ جا رہے ہیں۔ ہم سب باری باری آپکی خدمت میں سفید الائچیاں کھانے کیلئے پیش کرتے ہیں۔ جس کو آپ قبول فرما کر موتہہ میں ڈالتے ہیں۔ اور ناممکنات اور دشوار گذار راستوں سے آپ آنکھ کی جھپک میں گزر جاتے ہیں۔ اور ہم بھی کسی نہ کسی طرح کوئی راستہ نکال کر آپ تک پہونچ جاتے ہیں۔ اور سب مل کر یہ کہتے جا رہے ہیں۔ کہ حضور آپ چلتے جائیں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں"۔ جن میں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ برادرم ظہیر الحق خان بھی موجود ہیں گویا کہ ہم نعروں میں اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حضور کو عقیدت کا یقین دلا رہے ہیں۔ اس کے بعد صبح کی نماز کے لئے میری آنکھ کھل گئی۔

خاکسار قاضی عبدالرشید ارشد چک نمبر ۴۶ کوٹ موجدین

(۱۰)

خاکسار اس موجودہ فتنہ سے جماعت کے محفوظ رہنے کے لئے حتی الامکان دعا کرتا رہتا ہے۔ ۹۔۱۰ر جولائی کی درمیانی رات ایک خواب کے ذریعہ ایک عجیب نظارہ دکھائی دیا۔ جو منافقین کی ذلت و رسوائی پر دلالت کرتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں قادیان شریف میں ہوں۔ میرے ساتھ ایک احمدی دوست امام بخش خان بھی ہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک بڑا دروازہ ہے۔ جس کا رخ شمال مشرق کو معلوم ہوتا ہے۔ اس دروازہ سے شیخ عبدالرحمن مصری باہر نکل رہا ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ ڈاڑھی مونڈھی ہوئی ہے۔ اور رنگ قدرے سیاہ ہے۔ میں اپنے ساتھی سے کہتا ہوں کہ یہ ہندوؤں سے آئے تھے۔ ہندوؤں میں چلے جائیں گے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

یہ واقعہ میں حلفاً بیان کر رہا ہوں۔ مولا کریم اس پر شاہد ہے۔

خاکسار۔ علی محمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ بستی بزدار۔

(۱۱)

کچھ عرصہ ہوا کہ خاکسار نے خواب میں دیکھا مسجد مبارک کی چھت پر محراب میں ایک چارپائی شمالاً جنوباً پڑی ہوئی ہے۔ اس پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بیٹھے ہوئے مجھے قرآن مجید پڑھا رہے ہیں۔ اور خاکسار بھی اسی چارپائی پر حضور کے ساتھ بیٹھا قرآن پڑھ رہا ہے۔ حضور کا لباس گرمی کا معلوم ہوتا ہے۔ اور صرف سفید ململ کا کرتہ جس کی آستینیں اوپر اٹھائی ہوئی ہیں زیب تن ہے۔ اچانک ایک اژدہا زمین سے اٹھ کر دیوار کے ساتھ ساتھ اوپر کو لڑھکتا ہوا آ رہا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضور کی طرف لپک رہا ہے۔ حضور نے جب اس کی طرف نگاہ فرمائی۔ تو جھٹ سانپ زمین کی طرف نیچے گر پڑا۔ اور آپ پھر مجھے پڑھانے میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہی سانپ پھر دیوار کے اوپر چڑھتا ہوا معلوم ہوا۔ لیکن مذکورہ چارپائی اس دفعہ درزی خانہ کے ساتھ والے کمرہ کی چھت پر محسوس ہوتی ہے۔ اور غالباً یہ چھت مدرسہ احمدیہ کے کمرے کی ہے۔ جو کہ احمدیہ بازار سے ملحق ہے جس میں خیال پڑتا ہے کہ مصری کا دفتر تھا۔ جونہی سانپ نے بے منڈیر چھت سے سر نکالا۔ اسی وقت اس کی موٹی گردن کو حضور نے اپنے داہنے ہاتھ سے دبوچ لیا۔ اس پر اس کا موتہہ کھل گیا۔ خاکسار اس کی کچلیوں کو اور مڑے ہوئے زہریلے دانتوں کو بخوبی دیکھ رہا ہے۔ اور خوف کھا رہا ہے۔ لیکن حضور بڑے اطمینان اور استقلال سے اس کی گردن کو دبوچے ہوئے ہیں۔ اسکے بعد حضور کے ہاتھ میں سانپ کا سر ایک ڈاڑھی منڈے ہندو کا ہو گیا ہے جس کے سر پر ایک ہندوانہ ٹوپی سیاہ رنگ کی رکھی ہوئی ہے۔ اور باقی دھڑ سانپ کا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سانپ کے سر کو زمین پر تین چار دفعہ رگڑ کر اپنے پاؤں اور ران کے نیچے سر کو دبا لیا ہے۔ اور بڑے اطمینان سے پھر مجھے پڑھانے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ حضور کے چہرہ پر اطمینان اور نور برستا ہے۔

خاکسار غلام محمد عبد قادیان

(۱۲)

میں نے دیکھا کہ شائد قادیان میں یا لاہور میں مولوی محمد علی صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعوذ باللہ بڑی توہین کر رہے ہیں۔ تقریر سننے کے لئے بہت سے آدمی جمع ہیں۔ وہاں پر دو اشخاص مولوی محمد علی کے پاس دو تو جانب بیٹھے ہیں۔ اور وہ توہین آمیز الفاظ سنکر بڑے خوش ہو رہے ہیں چنانچہ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دونوں کون ہیں۔ تو انہوں نے بتلایا کہ اس طرف کا فخرالدین ملتانی ہے اور اس طرف کا عبدالرحمن مصری ابھی یہ میں سننے ہی پایا تھا۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تیزی سے وہاں سے گزرے۔ اور اپنا چہرہ مبارک مجمع کی طرف کیا۔ حضور کا چہرہ نور کی طرح چمک رہا تھا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے کچھ پروا نہ کی۔ اتنے میں خدا کی طرف سے ایک غیبی آواز آئی۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ یہی میرے مسیح کا فضل عمر ہے یہ آواز جب لوگوں نے سنی۔ تو سب یکے بعد دیگرے حضور کی طرف دوڑے اور آپ کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ مولوی محمد علی صاحب میاں فخرالدین صاحب اور شیخ مصری صاحب اکیلے رہ جاتے ہیں۔ یہ پیچھے دوڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن دوڑنے کی جرأت نہیں کرتے۔

خاکسار۔ عبدالحفیظ خان سلطانپور لاہور

توبہ نامہ

بحضور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خاکسار کے دل میں شیطان نے بعض وساوس ڈال دیئے تھے۔ جس سے میرے اعتقادات میں فرق آ گیا تھا۔ اور میں نے احمدیت سے بیزاری کا اعلان کر دیا تھا۔ اب چونکہ میں نے دوبارہ خدا تعالیٰ کے حضور توبہ کی ہے۔ اس لئے حضور میری توبہ قبول فرمائیں۔ میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں۔ [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور مخلصین جماعت کے

مزید اخلاص نامے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۱)

سیدی و مولائی! ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

پیارے آقا! موجودہ فتنہ سے جو اس عاجزہ کو تکلیف پہنچی ہے۔ مجھ میں طاقت نہیں۔ کہ اس کے متعلق ان احساسات کا اظہار کر سکوں۔ جو میرے دل میں موجزن ہیں۔ مگر میرے آقا میں محض اپنی عقیدت و ارادت کو حضور کی خدمت میں ابتغاءً لوجہ اللہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتی ہوں۔ کہ میں اپنی عزت و جان اور مال سب کچھ آپ پر قربان کرنا سعادتِ دارین سمجھتی ہوں۔ اور دعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو بد باطن مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔

میرے پیارے آقا۔ حضور جانتے ہیں۔ کہ میں حضور کے ایک جان نثار اور وفادار غلام کی یادگار ہوں۔ انشاء اللہ العزیز حضور مجھے بھی امتحان کے وقت اپنے والد مرحوم و مغفور سے کم وفادار اور جان نثار نہیں پائیں گے وما توفیقی الا باللہ۔

سیدی میں ہر طرح آپ کی فرمانبرداری کا اقرار کرتی ہوں۔ اور آپ کو خلیفۂ برحق تسلیم کرتی ہوں۔ اور التجا کرتی ہوں کہ حضور للہ میری فلاح دارین کے لئے دعا فرما دیں۔

حضور کی حقیر خادمہ امۃ الحق بنت حافظ روشن علی صاحب مرحوم

(۱۲)

سیدنا و مرشدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

پیارے آقا! منافقین کے اخراج سے ہمارے ایمانوں کو بہت فائدہ ہوا۔ کیونکہ حضور بڑے عرصہ سے اپنے خطبات کے ذریعے ان کو اصلاح کا موقعہ عطا فرما رہے تھے۔ لیکن حضور کی پاک توجہ اور جماعت کی دعاؤں نے انہیں آشکارا کر دیا اور وہ خود ہی ظاہر ہو گئے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ ہم کوئی چیز ہیں۔ اور جماعت میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر خداوند کریم اور فرشتوں کے نزدیک وہ گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کی خدا کو کیا پرواہ ہے۔

سید محمد حسین زیدی ضلع منٹگمری

(۱۳)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

پیارے آقا! مصری صاحب کا یہ دعوےٰ کہ جماعت کا اکثر حصہ ان کے ساتھ ہے۔ بیہودہ اور باطل ہے۔ یہ کوئی نیا فتنہ نہیں۔ آگے بھی کئی ایسے منافقین برباد اور تباہ ہو گئے ہیں۔ ہمارے لئے تو یہ ایک احمدیت کے سچے ہونے کا نہایت زبردست ثبوت ہے کیونکہ خداوند کریم نے اپنے مسیح موعود کے ذریعے ایسے فتنوں کے متعلق جماعت کو قبل از وقت آگاہ کیا ہوا ہے۔

اس کیمپ میں ہم تین چار احمدی ہیں جو حضور کے ساتھ ایسی سچی عقیدت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ہمیں خدا کی طرف سے حکم ہے۔ اچھا ہوا کہ حضور نے ایسے متکبر لوگوں سے دوسروں کو بچا لیا۔

ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ مولا کریم حضور کو دیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ہم خدا تعالےٰ کے وعدے جو کہ احمدیت کی ترقی کے متعلق ہیں حضور کے ہاتھوں پورے ہوتے دیکھیں۔

حضور کا ادنےٰ ترین غلام۔ جمعدار شیر محمد خان (کیمپ چلوستی وزیرستان)

(۱۴)

بحضور سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میرے پیارے آقا! خداوند کریم آپ پر اور آپ کے سارے خاندان پر برکتیں نازل فرمائے۔ میاں فخر الدین شیخ عبد الرحمٰن مصری اور حکیم عبد العزیز نے اگرچہ مخالفانہ پراپیگنڈا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ لیکن یہ لوگ خدا تعالےٰ کے سلسلہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ سلسلہ کا مددگار خدا تعالےٰ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ چھوٹے بڑے کئے جائیں گے۔ اور بڑے چھوٹے کئے جائیں گے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضور کی یہ پیشگوئی پہلے بھی پوری ہوئی اور اس دفعہ بھی بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔

خاکسار محمد جمال از ترگڑی

(۱۵)

مخدومنا مکرمنا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میرے پیارے آقا۔ اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں و برکتیں حضور و خاندان حضور و نیز وابستگان دامن نبوت پر نازل ہوں اور اللہ پاک حضور و نیز حضور کے خاندان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

میرے پیارے آقا جب سے میں نے یہ سنا اور اخبار الفضل میں پڑھا ہے۔ کہ چند اشخاص نے حضور کے دامن مبارک سے علیحدہ ہو کر سرکشی اختیار کی ہے۔ اور اپنا رسوخ جتا کر جماعت کے شیرازہ کو بکھیرنا چاہا ہے۔ اسوقت سے دل بیتاب ہو رہا ہے۔ میرے پیارے آقا میں خدائے پاک کو حاضر و ناظر جان کر جس کے قبضۂ قدرت میں ہماری جان ہے۔ عرض کرتا ہوں کہ یہ چند نفوس کیا ان کے ساتھ خدانخواستہ اگر اور لوگ بھی شریک ہو جائیں۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ ہمارے ایمان میں کسی قسم کا تزلزل نہیں آ سکتا حضور کے ابتدائے خلافت میں بھی مرتدین خلافت نے بہت شور مچایا جن کا کہ اس وقت بہت رسوخ سمجھا جاتا تھا مگر باوجود صاحب رسوخ ہونے کے ان کے دام تزویر نے ہمارے ایمان پر کوئی اثر نہ کیا۔ تو آج یہ چند نفوس جن کی کوئی وقعت جماعت کے دلوں میں نہیں کیا اثر ڈال سکتے ہیں۔

خدا شاہد ہے ان منافقوں کی وقعت ہم لوگوں کے دلوں میں پرِ پشہ کے برابر بھی نہیں۔ میں نے خدا کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا سمجھ کر حضور کی آواز پر لبیک کہا۔ اور اسی بنا پر حضور کے دست مبارک پر بذریعہ خط بیعت کی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ جب میں نے ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفہ اول رضہ کے دست مبارک پر بیعت کے لئے درخواست ارسال کی۔ تو اس خط میں پہلا شعر یہی تھا ؎

از حلقۂ بندگیت بیروں نروم
تا نقش حیات در نگین دلم است

اور ابھی تک بفضلہ تعالےٰ قائم ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے دربار میں دست بدعا ہوں کہ اے پاک پروردگار تو اپنے اس ناچیز بندہ کو اس پر قائم رکھ

میرے پیارے آقا میرا ایمان ہے کہ جو شخص حضور کے دامن سے علیحدہ ہو گا۔ وہ ضرور ذلیل و خوار ہو کر ہلاک ہو گا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ جو شاخ سوکھ جاتی ہے۔ وہ علیحدہ کی جاتی ہے۔ اور آگ میں جلائی جاتی ہے۔ پس یہ چند اشخاص جو تکبر و عناد کی گرمی سے سوکھ گئے ہیں۔ وہ دنیا کی نظروں میں حقیر سمجھے جائیں گے

حضور کا ادنیٰ خادم حکیم سید عبد الہادی سیکرٹری انجمن احمدیہ بیگو سرائے ضلع مونگھیر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذان اور سکھ

(از جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور)

پنجاب کے جن دیہات میں سکھوں کی آبادی زیادہ ہے۔ وہاں اس روشنی کے زمانہ میں بھی مسلمانوں کا قریبًا قریبًا قافیہ تنگ ہے اور تو اور ان بیچاروں کو آذان تک دینے کی اجازت نہیں ہے۔ اذان کیا ہے۔ پرماتما کی مہما اور پرماتما کی بھگتی کی طرف بلاوا۔ یعنی خدا کی بڑائی۔ اور اس کی عبادت کے لئے دعوت اذان میں کوئی گالی نہیں۔ کوئی بم کا گولہ نہیں۔ پھر یہ کسی کو بری لگے۔ تو کیوں؟۔ اور تو اور جس جگہ کی اکثریت اقلیت کے لئے خدا کی عبادت کے دروازے بھی بزور بازو بند کرتی ہے۔ اس سے بڑھ کر تنگ دلی کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ اس ذہنیت کی موجودگی میں ہم سوراج کا مطالبہ کس مونہہ سے کرسکتے ہیں۔؟ اور پھر حیرت تو یہ ہے۔ کہ سکھ صاحبان ایسا کرکے اپنے گرو صاحبان کے ارشادات عالیہ کے بھی خلاف جارہے ہیں۔ مثلًا شری گرنتھ صاحب مارو محلہ نو صفحہ ۱۰۸۳ پر یہ لکھا ہے۔ خدا ایک سمجھ دے او بانگاں۔ یعنی خداوند تعالیٰ کو ایک تسلیم کرتے ہوئے بآواز بلند آذان دو۔ اس سے بڑھ کر اذان کے حق میں اور کونسا تائیدی ارشاد ہوسکتا ہے۔

آذان اس طرح سے شروع ہوتی ہے کہ خدا سب سے بلند ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے بغیر اور کوئی وجود عبادت کے قابل (پوجنے یوگ) نہیں ہے۔ گویا گورو صاحب نے شری گرنتھ صاحب میں جو یہ لکھا ہے خدا ایک سمجھ دے او بانگاں۔ یہ اذان کے اس مذکورۃ الصدر جزکی طرف ہی توجہ دلاتی ہے۔ مجھے تعجب اور حیرت ہے۔ کہ گرو صاحب کے اس صریح ارشاد کی موجودگی میں سکھ آذان کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔

پھر شری گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۱۹۰ میں گورو صاحب ارشاد فرماتے ہیں روجا۔ بانگ۔ نماز۔ کتیب بن سمجھے جاسی یعنی بغیر روزہ۔ آذان۔ نماز۔ اور قرآن مجید کے عمل کے روز قیامت تم سے سخت بازپرس ہوگی۔ اب اس شلوک میں نہ صرف یہی کہ روزہ۔ آذان۔ نماز۔ اور قرآن مجید کو اچھا کہا گیا ہے۔ بلکہ اس پر عمل کرنے کی سخت تاکید کی گئی ہے اور بغیر اس کے سزا کا سزاوار قرار دیا گیا ہے۔ اگر سکھ صاحبان یہ کہیں۔ کہ گورو صاحب کے یہ احکام سکھوں کے لئے نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے ہیں۔ اول تو ایسا نہیں۔ اگر میں سکھوں کی خاطر یہ تسلیم بھی کرلوں۔ تو پھر کیا۔ اس کا یہ نتیجہ ہونا چاہیئے۔ کہ سکھ اذان اور نماز سے مسلمانوں کو بزور بازو روکیں۔ کیا وہ ایسا کرکے گرو صاحب کے ارشاد کی صریح خلاف ورزی نہیں کررہے یقینًا کررہے ہیں۔

ہوسکتا ہے۔ کہ عوام سکھ شری گورو صاحبان کے ان اقوال سے واقف نہ ہوں۔ کیا پڑھے لکھے سکھوں کا یہ فرض نہیں ہے۔؟ کہ وہ عوام ناواقف سکھوں کو شری گورو صاحب کی اس پاکیزہ اور سنہری تعلیم سے آگاہ کریں۔ اگر پڑھے لکھے سکھ ایسا کرسکتے تو یقینًا سکھوں اور مسلمانوں میں اس معاملہ کی طرف آج اس قدر آزردگی اور کشیدگی تنفر نہ ہوتا۔ بلکہ یہ ہر دو ہمسایہ اقوام بڑے امن وچین کے ساتھ اپنی زندگی کے دن گزارتیں۔

میں نے سنا ہے۔ کہ دیہاتی سکھ بوجہ عدم واقفیت کے اذان کو دشنام اور اپنے حق میں ایک مہلک چیز سمجھتے ہیں۔ لہذا میں اس جگہ ٹھیٹھ پنجابی میں اذان کا ترجمہ دیتا ہوں۔ دیہات میں رہنے والے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس ترجمہ کو اپنے ناواقف ہمسایہ سکھوں کو بار بار پڑھ کر سنائیں۔

ترجمہ درج ذیل ہے۔

"اللہ اکبر۔ کرتار سب تھوں وڈا ہے۔ میں گواہی دیندا ہاں کہ پرماتما تھیں بنا ہور کوئی پوجنے یوگ نہیں۔ میں گواہی دیندا ہاں کہ شری جگت گورو محمد جی مہاراج پرماتما دے بھیجے ہوئے ہن۔ بھگوان دی بھگتی واسطے آؤ۔ آؤ سپھلتا پاؤ۔ کرتار سب تھیں وڈا ہے۔ اس واہگرو تھیں بناں ہور کوئی پوجنے یوگ نہیں پراتا کال (صبح) دی بانگ دے ویلے آؤ سپھلتا پاؤ کے بعد جو شبد (عمدہ الفاظ) اچارن کیے جاندے ہن اوہناں دے ارتھ ایہہ ہن"۔ ایشور دی بھگتی نیند نالوں چنگی ہے"۔

اس آذان کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اللہ کریم کی ذات سب سے بلند ہے بغیر اس ہستی باری تعالیٰ کے اور کوئی عبادت کے قابل نہیں کیونکہ اس کی عبادت فلاح اور نجات کا موجب ہے۔ اب سکھ ہی بتلائیں کہ اس میں کونسی گالی کونسا برا کلمہ اور کونسا بم کا گولہ ہے جس کے راستہ میں آپ لوگ روک ہو رہے ہیں۔ حالانکہ شری گورو گرنتھ صاحب توحید اور خدا کی عبادت کا جس قدر حامی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ جیسا کہ شری گرنتھ صاحب کے اس شلوک سے ظاہر ہے۔ ؎

کبیر سپنے ہوں برڑا اسکے جیہن مونکے رام
تلنگے یگ کی پاہنی میرے تن کو چام

شری گرنتھ صاحب کا یہ ارشاد ہے کہ اگر خواب میں بھی کسی کی زبان سے اللہ کا نام نکلے تو اس پر بھی ہزار جان سے قربان ہوجانا چاہیئے۔ اگر ایسے شخص کے پاؤں کی جوتی میرے چمڑے سے بن سکے تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی۔ اس جگہ دیکھئے۔ کہ گورو صاحب خدا اور خدا کے نام اور اس کی عبادت کو کس قدر ترجیح دیتے ہیں۔ کہ اگر کوئی خواب میں بھی خدا کا نام لے۔ تو میں اس پر ہزار جان سے نثار ہونے کے لئے تیار ہوں۔ حالانکہ آذان میں تو عمدًا اخاص عقیدت اور پریم اور اخلاص سے لوگوں کو خدا کی پوجا کے لئے دعوت دی جاتی ہے۔ اس صورت میں گرنتھ کے ماننے والوں کا جو فرض ہوسکتا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ جہاں سکھ صاحبان نہایت شردہ اور عقیدت سے شری گورو گرنتھ صاحب کے سامنے اپنا سر جھکاتے ہیں۔ وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ شری گرنتھ صاحب کی تعلیم پر عمل بھی کریں۔ اور یہ یقینی بات ہے۔ کہ گورو صاحبان کی ارواح عمل پر ہی خوش ہوسکتی ہیں۔ تاکہ محض سر جھکانے پر گورو صاحب کی تعلیم تو یہ چاہتی تھی۔ کہ اگر مسلمان نماز یعنی خدا کی بندگی میں غفلت کرتے۔ تو یہ ان کی غفلت کو دور کرنے کا موجب بنتے۔ نہ یہ کہ نماز کے راستہ میں روک پیدا کرکے خدا کی عبادت سے دور لے جانے کا ذریعہ ہوتے۔

مہاراج رنجیت سنگھ کے وقت کچھ سکھ دربار میں فریادی ہوئے۔ کہ مسلمان اذان دیتے ہیں۔ جس سے ہمارے چونکے

اطلاع

کتب نصاب امتحانات منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل۔ مولوی۔ مولوی عالم۔ مولوی فاضل۔ ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل۔ پنجاب یونیورسٹی ہمیشہ مندرجہ ذیل پتہ سے عمدہ اور بارعایت خریدیئے۔ ناظرین اخبار الفضل کو خاص رعایت دی جائے گی۔

فہرست کتب نصاب ۱۹۳۸ء مفت طلب کریں۔

نیازمندان: شیخ جان محمد اللہ بخش تاجران کتب علوم مشرقی کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے مسلمانوں کو اذان دینے سے منع کیا۔ مہاراجہ صاحب نے مسلمانوں اور ان کے مولوی کو دربار میں بلایا۔ اور حکم دیا کہ دربار میں اذان دو اور اس کے معنے بتلاؤ۔ تاکہ معلوم کیا جائے کہ اس میں کونسی بات بھرشٹ کرنے والی ہے۔ جب مولوی نے اذان دی اور اس کے معنے بتلائے۔ تو مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے تو اس میں کوئی برا کلمہ اور عیب نظر نہیں آتا۔ مگر پھر بھی سکھوں کا اصرار تھا۔ کہ اس سے ہمارے چونکے بھرشٹ ہو جاتے ہیں۔ اس پر مہاراجہ صاحب نے مسلمانوں سے یہ کہا کہ تم دن میں کتنی دفعہ اذان دیتے ہو۔ اور کس غرض کے لئے دیتے ہو۔ مسلمانوں نے جواب دیا۔ کہ دن میں پانچ دفعہ اور لوگوں کو خدا کی بھگتی کے واسطے بلانے کے لئے تاکہ لوگوں کو خبر ہو جائے۔ اور وہ وقت پر خدا کی بندگی کے لئے مسجد میں پہنچ سکیں۔ یہ سن کر مہاراجہ صاحب نے سکھوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ آج سے مسلمان اذان نہیں دیں گے۔ مگر تم سکھ لوگ پانچوں وقت مسلمانوں کے گھروں میں جا کر اطلاع دے دیا کرو۔ کہ وہ نماز کے لئے مسجد میں پہنچ جائیں فیصلہ معقول تھا۔ مگر سکھ دو روز بھی اسے نہ نبھا سکے۔ اور دوسرے دن ہی دربار میں آکر عرض کیا۔ کہ مسلمان بے شک مسجد میں اذان دیں۔ ہماری طرف سے کوئی روک نہیں۔ سکھوں کے لئے شری راجہ صاحب بہادر پٹیالہ کا بہترین نمونہ موجود ہے۔ ان کی ریاست میں اذان کی کوئی ممانعت نہیں۔ مذہبی فرائض کی ادائیگی میں مسلمانوں کو اتنی ہی آزادی ہے۔ جتنی کہ کسی مسلمان ریاست میں ہو سکتی ہے۔ بعض سکھ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ جہاں مسلمانوں کی زیادہ آبادی ہے۔ وہاں سکھوں کو جھٹکہ کی ممانعت ہے۔ گو شری گرنتھ صاحب کی تعلیم جھٹکہ کی چنداں حامی نہیں۔ جیسا کہ شری گرنتھ صاحب کے ان شلوکوں سے ظاہر ہے ؎

ابھیا کھا کا کٹھا بکرا کھانا
چونکے اوپر کسے نہ جانا
چونکے اوپر آن بیٹھے کوڑ آر
مت بھٹے دے مت بھٹے
ایہہ انٹہ اساڈا بھٹے
تن بھیٹے بھیٹ کریں
تن جھوٹے چکی بھریں

یا جیسا کہ جنم ساکھی کلاں صفحہ ۸۵ سے شری گورو نانک دیوجی مہاراج کے طرز عمل سے نمایاں ہے۔ بلکہ ہمیں ان باتوں کی طرف نہیں جانا چاہئے۔ اگر سکھ جھٹکہ کھاتے ہیں تو بشوق کھائیں۔ اور جو مسلمان ان کے راستہ میں روک بنتے ہیں یقیناً وہ اسلامی تعلیم کے برخلاف جا رہے ہیں۔ اگر جھٹکہ منع ہے۔ تو مسلمانوں کے لئے نہ کہ سکھوں کے لئے تو پھر ہم روک کیوں بنیں۔ کیا سمجھ دار سکھ بھی اپنے دیہاتی سکھ بھائیوں کو یہ تلقین کر سکیں گے۔ کہ وہ اذان اور نماز کے لئے مسلمانوں کے راستہ میں روک نہ بنیں۔ اگر معقول پسند سکھ اس طرف توجہ کرتے۔ تو آج دیہاتی سکھوں کی ذہنیت بہت کچھ بدلی ہوئی ہوتی۔

مسلمانوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ سکھوں کو بار بار اذان کا ترجمہ سنائیں تاکہ وہ اس سے بخوبی آگاہ ہو سکیں کہ اذان میں کوئی بری بات نہیں۔ آج سے چند سال پہلے میں نے اذان کا گورمکھی ترجمہ پانچ ہزار کی تعداد میں سکھ دیہات میں شائع کیا تھا۔ اس کا اثر نہایت ہی اچھا پڑا تھا۔ اگر مسلمان ہمت کر کے کم از کم ایک لاکھ کی تعداد میں اذان کا گورمکھی ترجمہ سکھ دیہات میں شائع کر سکیں۔ تو ۔۔۔ کرم سے اس کا اثر نہایت ہی مفید ہو سکتا ہے اور اذان کے معاملہ میں جو آئے روز سکھ دیہات میں سکھوں اور مسلمانوں میں سر پھٹول اور جنگ و جدال ہوتی رہتی ہے اس کی بہت حد تک اصلاح ہو سکتی ہے جس کے نتیجہ میں ان ہر دو ہمسایہ اقوام کے تعلقات خوشگوار بن سکتے ہیں۔

چندہ توسیع مساجد اقصیٰ و مبارک میں حصہ لینے والے

سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال کے توسط سے توسیع مساجد کی مد میں جن احباب یا جماعتوں کی طرف سے چندہ وصول ہو چکا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں اس غرض سے دی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی دوست کا چندہ رہ گیا ہو۔ تو دفتر ہذا کو فوراً مطلع کریں۔

نمبر شمار	جماعت نام	رقم چندہ
(۱)	جماعت چند سکے منگولے ضلع سیالکوٹ	۱۵-۱۵-۳
(۲)	،، ،، مہدی پور	۸-۸-۰
(۳)	محمد بی بی صاحبہ زوجہ حاجی فضل الدین صاحب خانانوالی	۶-۰-۰
(۴)	دیگر مستورات جماعت احمدیہ میانوالی۔ خانانوالی	۷-۴-۹
(۵)	،، ،، قلعہ صوبہا سنگھ	۱۰-۱-۹
(۶)	،، مالو کے بھگت	۸-۱-۹
(۷)	،، گھنو کے ججہ	۸-۰-۳
(۸)	،، داتا زید کا	۴-۱۴-۳
(۹)	،، گھٹیالیاں	۵-۰-۰
(۱۰)	،، بدوملہی	۱۰-۱۲-۰
(۱۱)	،، ڈیرانوالہ	۱۰-۱۰-۶
(۱۲)	،، دھرک میانہ	۱۰-۸-۰
(۱۳)	چودھری بلند خان صاحب راؤکے رتیاں	۱۳-۰-۰
(۱۴)	،، محمد خان صاحب ،،	۵-۰-۰
(۱۵)	،، جھنڈے خان صاحب ،،	۵-۰-۰
(۱۶)	میاں سید تجمل حسین صاحب بدوملہی	۰-۴-۰
(۱۷)	اہلیہ صاحبہ چودھری نبی بخش صاحب دھنی دیو	۲-۰-۰
(۱۸)	،، بڈھے خان صاحب	۲-۰-۰
(۹)	مستورات جماعت احمدیہ عینووالی	۴-۱۰-۰

ناظر بیت المال

ضروری اعلان ایجنٹ صاحبان اسٹیٹ علاقہ سندھ سے گذارش ہے۔ کہ جو جو موصی آپ کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ ان کی ایک لسٹ مع نمبر وصیت ارسال فرمائیں۔ اور ان سے حصہ آمد باقاعدہ وصول کرنے کا انتظام کریں۔ ہر ایک موصی کے تاریخ تقرر اور تنخواہ ماہوار سے بھی مطلع فرما دیں

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ ماہواری درد سے آتی ہے یا ماہواری کی قلت ہو۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد کمر درد کرتا رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا انعام راحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں! قیمت مکمل خوراک دو روپے علاوہ محصول ڈاک ہوگا

میرا پتہ:- انچارج نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ۔ لاہور

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن خریداروں کا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء سے ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا تھا۔ یا جنہوں نے پچھلے وی پی کی اطلاع چھپنے پر اپنے وی پی رکوا دئے تھے ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ احباب اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی یا بذریعہ محاسب اپنے ماہواری چندہ کے ہمراہ بھیجدیں۔ اور دفتر کو اطلاع کردیں تاکہ ان کے وی پی روک لئے جاویں۔ ورنہ ان کے نام اگست کے پہلے ہفتہ میں وی پی ہوں گے۔ احباب وصولی وی پی کے لئے تیار رہیں۔ عدم وصولی وی پی اخبار مجبوراً بند کرنے پڑینگے۔ والسلام مینیجر

۳۴ - مرزا برکت علی صاحب
۶۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۹۷ - عبدالعظیم صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
۲۵۸ - بابو اکبر علی صاحب
۲۶۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۲۸۱ - غلام علی صاحب
۳۶۲ - عبدالغفور صاحب
۳۶۵ - منشی حامد حسین صاحب
۴۷۰ - ہدایت اللہ صاحب
۷۹۳ - مولوی عمرالدین صاحب
۸۷۰ - میاں نیاز محمد صاحب
۸۸۲ - ظہور الحسن صاحب
۹۲۷ - بابو عبید اللہ صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۰۵۱ - ماسٹر محمد بریل صاحب
۱۴۹۲ - حیات محمد خانصاحب
۱۶۰۶ - ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۶۷۱ - عبدالغفار صاحب
۱۷۰۹ - ماسٹر شیر عالم صاحب
۱۸۹۲ - محمد حسین صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم صاحب
۲۱۶۰ - میاں ابراہیم صاحب
۲۲۰۵ - چوہدری محمد حیات صاحب
۲۳۲۹ - نصیر احمد صاحب
۲۵۲۶ - سید صادق علی صاحب
۲۵۵۶ - محمد یوسف صاحب
۲۶۳۲ - وزیر علی صاحب
۲۷۱۷ - غلام نبی صاحب
۲۸۷۱ - ملک صاحب خانصاحب
۲۹۸۵ - غلام نبی صاحب
۳۲۳۱ - چوہدری غلام احمد

۳۴۳۰ - عبدالعزیز صاحب
۳۴۷۳ - ہدایت اللہ صاحب
۳۵۱۵ - محمد شفیع صاحب
۳۶۸۳ - چوہدری نعمت خانصاحب
۳۷۷۹ - محمد امین صاحب
۴۰۰۸ - ماسٹر فتح محمد صاحب
۴۰۱۱ - شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۲۴ - چوہدری جلال الدین
۴۴۱۶ - محمد حسین صاحب
۴۴۲۳ - منشی کریم بخش صاحب
۴۵۳۰ - خدا بخش صاحب
۴۶۲۶ - خیرالدین صاحب
۴۸۲۹ - محمد حسین صاحب
۴۸۶۰ - امام بخش صاحب
۴۸۸۵ - ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۲۱۴ - بابو اعراف اللہ صاحب
۵۳۰۶ - عبداللطیف صاحب
۵۳۳۰ - چوہدری سردار خان صاحب
۵۳۸۸ - محمد الدین صاحب
۵۶۱۳ - ملا کرم الٰہی صاحب
۵۸۳۴ - ڈاکٹر اعظم علی صاحب
۵۸۳۹ - محمد خان صاحب
۵۸۴۹ - چوہدری علی بخش صاحب
۶۱۸۶ - [illegible] صاحب
۶۳۲۰ - سید غلام حسین صاحب
۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۳۸۲ - مرزا غلام حیدر صاحب
۶۵۱۱ - ایم غلام مصطفےٰ صاحب
۶۷۲۶ - حبیب الرحمن صاحب

۶۸۸۱ - بابو کرامت اللہ صاحب
۶۹۳۲ - میر عبدالرحمن صاحب
۶۹۶۱ - بشارت احمد صاحب
۷۱۲۱ - محمد حسین خان صاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۷۲۱۴ - محمد عبدالسمیع صاحب
۷۲۳۳ - نور احمد صاحب
۷۲۴۰ - چوہدری سردار احمد صاحب
۷۲۹۶ آئی - ایم خان صاحب
۷۴۱۳ - شیخ عبدالعلیم صاحب
۷۵۴۲ - عبدالحمید صاحب
۷۵۵۸ - ملک حسن محمد صاحب
۷۵۸۹ - ایس رحمت اللہ صاحب
۷۶۵۵ - دی سیکرٹری انجمن احمدیہ
۷۶۸۶ - مستری فیض احمد صاحب
۷۹۲۰ - مخدوم محمد افضل صاحب
۷۹۷۵ - مولوی محمد عبداللہ صاحب
۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۲۴۲ - ملک تجمل احمد صاحب
۸۳۲۷ - حکیم میر سعادت علی صاحب
۸۳۷۰ - عبدالرزاق صاحب
۸۵۹۷ - سید فرزند علی شاہ صاحب
۸۶۰۲ - یوسف عبداللہ صاحب
۸۷۵۵ - چوہدری کریم بخش صاحب
۸۸۴۵ - عبدالرحیم صاحب
۸۸۶۱ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۹۰ - محمد شفیع صاحب
۸۹۱۶ - معین علی شاہ صاحب
۹۰۷۷ - سید حسام الدین صاحب

۹۱۲۶ - محمد شجاعت علی خان صاحب
۹۱۵۸ - سیٹھ خیرالدین صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۱۷۱ - ایم آئی - ایس عبدالقادر صاحب
۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۳۱۰ - شیخ احمد صاحب
۹۴۱۰ - یعقوب برادرس
۹۴۱۳ - محمد صاحب حکیم
۹۴۴۵ - چوہدری برکت علی صاحب
۹۴۸۲ - خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۹۸ - سید تاج حسین صاحب
۹۶۰۹ - بابو محمود احمد صاحب
۹۶۲۰ - چوہدری محمد دین صاحب
۹۶۶۹ - میاں اللہ رکھا صاحب
۹۶۸۷ - ایم ایچ صاحب
۹۷۳۶ - ایس ایم عبداللہ صاحب
۹۸۰۷ - منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل
۹۸۳۷ - عبدالمالک صاحب
۹۸۷۳ - سردار بشیر احمد صاحب
۹۸۷۴ - عبداللہ صاحب
۹۹۰۲ - شیخ قمرالدین صاحب
۹۹۳۲ - اللہ داد صاحب
۹۹۳۶ - مولوی سردار محمد "
۹۹۴۴ - چوہدری خالق صاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی "
۹۹۷۸ - حکیم عبدالصمد صاحب
۱۰۰۲۶ - جمیل احمد صاحب
۱۰۰۳۷ - چوہدری محمد شریف "
۱۰۰۴۲ - شیخ صدیق احمد صاحب
۱۰۰۶۵ - حسن خان صاحب
۱۰۰۹۹ - چوہدری سید علی صاحب

۱۰۱۲۵ - چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۰۱۳۷ - ایم اے الیف صاحب
۱۰۱۴۵ - چوہدری غلام قادر صاحب
۱۰۱۵۳ - غلام قادر صاحب
۱۰۱۷۷ - پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ
۱۰۱۸۱ - حکیم محمد خورشید صاحب
۱۰۱۹۰ - میاں نذیر احمد صاحب
۱۰۱۹۳ - خانصاحب اے آبشری
۱۰۲۰۶ - چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۴۹ - یعقوب خانصاحب
۱۰۲۵۸ - ایم عطار محمد صاحب
۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۳۵ - ایم محمد عمر صاحب
۱۰۳۷۰ - صالح محمد صاحب
۱۰۳۹۰ - نذیر الدین صاحب
۱۰۳۹۶ - محمد عبدالقدوس صاحب
۱۰۴۳۲ - محمد بخش صاحب
۱۰۴۶۵ - منشی احمد الدین صاحب
۱۰۶۴۸ - جمعدار مظفر احمد صاحب
۱۰۷۱۵ - منشی عبدالحمید خانصاحب
۱۰۷۲۱ - حافظ سخی دت علی صاحب
۱۰۷۳۵ - محمد نبی صاحب
۱۰۷۶۱ - مولوی غلام علی صاحب
۱۰۷۹۸ - ڈاکٹر محمد سعید خانصاحب
۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند گکھڑ
۱۰۸۱۸ - چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۸۲۳ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۰۸۴۰ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۱۱۶۰ - محمد احمد صاحب
۱۱۱۶۶ - قادر بخش صاحب
۱۱۲۰۳ - گل محمد خانصاحب
۱۱۲۱۷ - سیکرٹری صاحب
۱۱۲۶۱ - چوہدری خورشید احمد "
۱۱۲۷۲ - " عبدالرحمن خانصاحب
۱۱۲۷۶ - بابو نذیر احمد خان صاحب

۱۱۲۸۴ - محمد رمضان صاحب
۱۱۳۰۱ - محمد حسین صاحب
۱۱۳۰۶ - سیٹھ الیاس صاحب
۱۱۳۱۲ - منشی برکت علی صاحب
۱۱۳۲۰ - ملک محمد علی صاحب
۱۱۳۹۸ - ایم اے بیگم صاحبہ
۱۱۴۱۹ - حکیم دین محمد صاحب
۱۱۵۰۴ - ملک احمد دین صاحب
۱۱۵۰۷ - محمد سرور صاحب
۱۱۵۱۲ - حاجی علی محمد صاحب سیٹھ
۱۱۵۴۵ - شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۶۴ - عثمان صاحب
۱۱۵۹۷ - شیخ محمد نذیر صاحب
۱۱۶۱۹ - منشی فیروزالدین صاحب
۱۱۶۴۲ - چوہدری غلام رسول
۱۱۶۷۸ - " سردار احمد خانصاحب
۱۱۶۸۲ - مولوی عبدالماجد صاحب
۱۱۷۰۳ - ملک احمد خانصاحب
۱۱۷۲۴ - حکیم اللہ دتا صاحب
۱۱۷۳۵ - شیخ عبدالرحمن صاحب
۱۱۷۴۲ - ایم اے ایاز صاحب
۱۱۷۴۶ - بابو فضل الدین صاحب
۱۱۷۴۹ - رحیم الدین صاحب
۱۱۷۸۵ - احمد علی صاحب
۱۱۷۹۶ - امتیاز احمد صاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید خانصاحب
۱۱۸۳۴ - غلام محمد نذیر صاحب
۱۱۸۴۳ - محمد صادق صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۵ - محمد نواز صاحب
۱۱۸۹۱ - شیخ بشیرالدین صاحب
۱۱۹۳۵ - چوہدری برکت علی صاحب
۱۲۰۱۱ - چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۶۰ - محمد اسحٰق صاحب
۱۲۰۷۲ - اے - ایس راٹھور صاحب
۱۲۰۷۵ - خانزادہ امیر اللہ صاحب

بالکل مفت:۔ دور حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل
رسالہ زہر موت
مفت حاصل کرنے کیلئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل
پتے ایک خط پر لکھکر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کردیا جائیگا
ڈاکٹر ایم اسمٰعیل نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ - لاہور

۱۲۰۸۶ فقیر احمد صاحب
۱۲۱۰۱ چوہدری محمد افضل خانصاحب
۱۲۱۰۲ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۱۲۵ ملک بشیر احمد صاحب
۱۲۱۳۳ شیخ محمد سعید صاحب
۱۲۱۴۳ چوہدری خدا بخش صاحب
۱۲۱۴۷ ماسٹر انعام اللہ صاحب
۱۲۱۵۶ خان بہادر مغل باز خان صاحب
۱۲۱۶۲ محمد صادق صاحب
۱۲۱۷۳ منشی غلام حسین صاحب
۱۲۱۷۶ چوہدری علی اکبر صاحب
۱۲۱۸۵ چوہدری مہتاب الدین صاحب
۱۲۱۹۸ تجمل حسین صاحب
۱۲۲۱۴ محمود احمد خان صاحب
۱۲۲۲۲ شیخ عمر الدین صاحب
۱۲۲۳۷ مستری غلام محمد صاحب
۱۲۲۵۳ عبد الرب صاحب
۱۲۲۶۱ غلام احمد صاحب
۱۲۲۶۶ حافظ عبد الحق صاحب
۱۲۲۶۷ چوہدری علی [illegible] صاحب
۱۲۲۷۴ ڈاکٹر محمد اعظم صاحب

۱۲۲۹۰ بابو عبد الخالق صاحب
۱۲۳۰۰ چوہدری اللہ دتا صاحب
۱۲۳۰۵ بابو گلاب خانصاحب
۱۲۳۱۳ سید سردار احمد شاہ صاحب
۱۲۳۲۵ عبد الحکیم صاحب
۱۲۳۳۰ سید عبد الرشید صاحب
۱۲۳۳۳ چوہدری شاہ نواز صاحب
۱۲۳۴۴ پیر اکبر علی صاحب
۱۲۳۵۲ سید محمد یوسف صاحب
۱۲۳۵۳ منشی غلام مرتضیٰ صاحب
۱۲۳۵۷ جناب عبد الحفیظ صاحب
۱۲۳۶۹ مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۲۴۲۲ میاں غلام محمد صاحب
۱۲۴۲۶ حکیم غلام کبریا خانصاحب
۱۲۴۳۵ شیخ فضل کریم صاحب
۱۲۴۴۴ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۴۴۵ لعل دین صاحب
۱۲۴۴۶ مینیجر صاحب جاگیردار مرزا رشید احمد صاحب
۱۲۴۴۷ اسلم حیات صاحب
۱۲۴۵۴ ظہور احمد صاحب

۱۲۴۵۵ سید محمد عبد الحمید صاحب
۱۲۴۵۷ چوہدری مسعود احمد صاحب
۱۲۴۷۴ جنرل ٹریڈنگ کمپنی
۱۲۴۹۵ مستری محمد زمان صاحب
۱۲۵۰۰ حاجی محمد بشیر صاحب عبد المجید صاحب
۱۲۵۰۵ غلام مصطفیٰ صاحب
۱۲۵۰۶ سکرٹری صاحب
۱۲۵۱۰ میاں محمد منیر خان صاحب
۱۲۵۱۱ سردار محمد صاحب
۱۲۵۴۸ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۵۵۲ ڈاکٹر عمر الدین صاحب
۱۲۵۷۸ خان ملک صاحب
۱۲۵۹۱ مرزا عنایت بیگ صاحب
۱۲۶۵۳ بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۲۶۵۶ سید مہدی حسن صاحب
۱۲۶۶۵ محمد علی صاحب
۱۲۶۶۷ مستری غلام رسول صاحب
۱۲۶۷۰ حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۶۷۲ پبلک لائبریری
۱۲۶۷۳ "

۱۲۶۸۳ غلام رسول صاحب
۱۲۶۸۸ محمد شفیع صاحب
۱۲۶۹۳ مرزا محمد حسین صاحب
۱۲۶۹۸ بشیر احمد صاحب
۱۲۷۰۰ مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۰۱ بابو احمد جان صاحب
۱۲۷۰۳ چوہدری خورشید احمد صاحب
۱۲۷۱۱ خواجہ کرم الدین صاحب
۱۲۷۱۴ ڈاکٹر عبد الحق صاحب
۱۲۷۱۸ شیخ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۷۲۰ شیخ فتح محمد صاحب
۱۲۷۲۴ سید لطفی عبد القادر صاحب

۱۲۷۲۷ ڈاکٹر شیخ غلام حیدر صاحب
۱۲۷۲۸ محمد الدین صاحب
۱۲۷۳۴ حکیم سراج الدین صاحب
۱۲۷۳۵ ملک مبارک احمد صاحب
۱۲۷۴۰ بابو محمد شریف صاحب
۱۲۷۴۴ مولوی محب الرحمٰن صاحب
۱۲۷۴۵ غلام محمد صاحب ثالث
۱۲۷۴۸ چوہدری محمد اسحٰق صاحب
۱۲۷۵۳ حکیم محمد جمیل صاحب
۱۲۷۵۷ ملک خدا بخش صاحب
۱۲۷۵۹ چوہدری عبد الاحد صاحب
۱۲۷۶۰ شیخ خدا بخش صاحب
۱۲۷۶۲ راجہ محمود احمد صاحب

۱۲۷۷۳ ملک بشیر احمد صاحب
۱۲۷۸۸ شیخ بشیر احمد صاحب
۱۲۷۹۰ مخدوم نذیر احمد صاحب
۱۲۷۹۱ چوہدری غلام حیدر صاحب
۱۲۸۰۳ بابو عبد الجلیل صاحب
۱۲۸۰۷ بابو شمس الدین صاحب
۱۲۸۰۹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۱۱ حکیم محمد عبد الجلیل صاحب
۱۲۸۱۲ مسٹر محمد صادق صاحب
۱۲۸۲۷ سید محمد اشرف صاحب
۱۲۸۲۸ مرزا محمد صفدر صاحب
۱۲۸۵۱ چوہدری محمد حسین صاحب
۱۲۸۶۴ ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب

(باقی)

قادیان کی آبادی میں بڑے موقعہ کی سکنی زمین

ایک ٹکڑہ ۹ کنال جانب غربی متصل کوٹھی سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب دارالانوار کی بڑی سڑک پر۔ دوسرا ٹکڑہ ۵ کنال جانب شرقی متصل الفضل پریس قابل فروخت ہیں۔ اس ٹکڑہ کے آگے راستہ موجود ہے جو سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی کے پاس سے گذرتا ہے۔ قادیان کی آبادی کے ملحقہ ہے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔ چوہدری غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دار الفضل قادیان

حب اٹھرا (دوائی اٹھرا) (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ پیچش دودھ ڈلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑتا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائداد یں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

ایک نفع مند تجارت

جماعت احمدیہ کے اکثر افراد پر روشن ہے کہ صدر انجمن احمدیہ و دیگر معتقد احباب جماعت نے صوبہ سندھ میں ایک بہت بڑی جائداد زمین کی صورت میں پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کے انتظام کے لئے ایک محکمہ قائم ہے۔ جو سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔

سنڈیکیٹ مذکور ہر سال دیگر فصلوں کے علاوہ کپاس کی فصل بہت بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اراضی سندھ اور اس کی آب و ہوا کپاس کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوئی ہے۔ امسال بجائے کپاس کے اس کو بیل کر روئی اور بنولوں کی شکل میں فروخت کرنے سے زیادہ منافع حاصل ہوا۔

سنڈیکیٹ نے اس تجربہ کی بنا پر فیصلہ کیا ہے کہ سندھ میں ایک روئی بیلنے کا کارخانہ قائم کیا جائے۔ اور علاوہ حصہ داران اراضی سندھ کے دوسرے سرمایہ دار دوستوں کو بھی موقعہ دیا جائے کہ ان میں سے جو دوست اپنا روپیہ اس فائدہ مند تجارت پر لگانا چاہتے ہیں۔ وہ اس میں شامل ہو سکیں۔ فی حصہ دس روپے قیمت رکھی گئی ہے۔ جس قدر حصص کوئی دوست خریدنا چاہیں۔ اس کی اطلاع دیں۔ مگر ترجیح ان اصحاب کو دی جائیگی۔ (جو کم از کم ایک سو حصص و مالیت ایکہزار روپے) خرید کرینگے۔ جو دوست بطور فیکٹری مذکور میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ جلد میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور جتنے حصے خریدنا چاہتے ہوں۔ ان کا روپیہ ... تا فیصلہ معنہ بر فوراً طلب کیا جا سکے۔ فرزند علی عفی عنہ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس ۲۴ جولائی عرب اور یہودی حلقوں میں پارلیمنٹ برطانیہ کے اس فیصلے پر اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ تقسیم فلسطین کی دوبارہ تحقیقات کی جائے گی۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ تقسیم کے علاوہ کوئی اور حل بھی نکل آئے گا۔ جو فریقین کے لئے قابل قبول ہوگا۔

نئی دہلی ۔۲۴ جولائی۔ کل مولوی شوکت علی صاحب نے جامع مسجد میں مسلمانوں کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا۔ کہ مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ۱۳، ۱۴، ۱۵ اگست کو لکھنؤ میں ہوگا۔ فرقہ وار اتحاد کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا مسلمان صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ اکثریت کے ساتھ غیرت مندانہ سمجھوتہ کریں مسلمان کسی کے سیاسی غلام ہو کر رہنا نہیں چاہتے اور یہ مقصد اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ جب کہ مسلمان اپنے آپ کو بالکل متحد کر لیں۔

امرتسر ۲۴ جولائی امرتسر میں چونکہ فرقہ وار صورت حالات پر سکون ہو چکی ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس حکم کو واپس لے لیا ہے۔ جو ۳۰ جون کو دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت جاری کیا گیا تھا شہر میں حالات معمول پر آگئے ہیں تاہم پولیس کی احتیاطی تدابیر بدستور قائم ہیں۔

لاہور ۲۴ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مالیر کوٹلہ میں سیاسی تحریک کے سلسلہ میں مزید گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ کرفیو آرڈر نافذ کیا گیا ہے۔ ابھی اور گرفتاریوں کی توقع ہے

لکھنؤ ۲۴ جولائی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ضلع ہردوئی کے ایک گاؤں میں بھیڑیوں نے دہشت پھیلا رکھی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بھیڑیئے تین بچے اٹھا لے گئے۔ ایک بچے کو گاؤں والوں نے بچا لیا۔ لیکن باقی دو بچوں کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا

بغداد ۲۴ جولائی۔ عراق میں سمود اقبائل کی بغاوت خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ بمبار طیاروں نے متواتر تین گھنٹے شورش پسندوں پر بمباری کی۔ جس کی وجہ سے ۴۰۰ مرد عورتیں اور بچے ہلاک ہو گئے۔ حکومت عراق کا اعلان مظہر ہے۔ کہ سمود اقبائل نے عہد نامہ کے خلاف بغاوت کی جس کی بنا پر شورش پسندوں پر بمباری کی گئی۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ رائل ایر فورس کا ایک بمبار طیارہ ۱۸۰۰ فٹ کی بلندی پر پرواز کر رہا تھا کہ اسے آگ لگ گئی۔ جس سے ۴ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ابتدا سے سال اس قسم کے حادثات میں ۷۹ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

پیرس ۲۴ جولائی۔ صدر اعظم شام استنبول سے واپس آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے اعلان کیا ہے کہ حکومت شام اور حکومت ترکیہ و فرانس کے درمیان اسکندرونہ کے متعلق قطعی طور پر معاہدہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب اگر اس معاملہ کے متعلق کوئی بے چینی یا غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو وہ فوراً استعفےٰ دیدینگے

یافا ۲۴ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یافا میں اسلحہ سازی کا ایک کارخانہ پکڑا گیا ہے۔ جس میں عرب بندوقیں رائفلیں اور پستول تیار کر رہے تھے۔ بم سازی کا سامان بھی کثیر مقدار میں پکڑا گیا ہے پولیس نے ۴۰ عربوں کو گرفتار کیا ہے۔

پیرس ۲۴ جولائی۔ ٹیونس کے فرانسیسی حکام نے ایک اسلامی اخبار کو ضبط کر لیا ہے۔ اور اس کی اشاعت ہمیشہ کے لئے روک دی ہے۔ اس پر الزام یہ لگایا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کو فرانس کے خلاف برانگیختہ کرتا رہتا ہے

نے مسٹر دان زیلینڈ کو ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ اس وقت بنی نوع انسان کے سامنے جو تخویف آمیز مسائل درپیش ہیں انہیں حل کرنے کے لئے ایک آزاد عالمگیر اقتصادی نظام کے قیام کی ضرورت ہے۔

پیپنگ ۲۴ جولائی۔ جاپانی فوجی حکام کا بیان ہے۔ کہ اہل چین کی بدنیتی کے باعث شمالی چین کی صورت حالات پھر تشویشناک ہو گئی ہے۔ انہیں شکایت ہے۔ کہ پیپنگ سے صرف ایک فوجی ڈویژن کو واپس بلایا گیا ہے۔ لیکن وہاں دو اور ڈویژنیں پہنچ گئی ہیں۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عدم مداخلت کے مذاکرات کے سلسلہ میں جو تعطل پیدا ہو چکا تھا وہ ابھی تک قائم ہے۔ تین ایام کی پرائیویٹ بحث و تمحیص کے بعد برطانیہ کی تجاویز کے سلسلہ میں طریق عمل اختیار کرنے پر جو اختلاف رونما ہو چکا ہے ابھی موجود ہے

امرتسر ۲۴ جولائی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے۔ چاندی دیسی ۵۴ روپے ۴ آنے۔ ململ ۳۴ ۶۶ روپے ۹ آنے ۶ پائی۔ ململ ۹۳۵-۶ روپے ۱ آنہ ململ ۹۲۶-۴ روپے ۹ آنے۔ ململ ۲۶-۱۲ روپے ۱۲ آنے۔ لٹھا جاپانی ۱۳۰ روپے ۱۲ آنے۔ ڈی ۱۶ روپے۔ آرہ ۱۴ روپے ۱۰ آنے چالیس ہزاری ۱۷ روپے ۴ آنے چاقو ۱۳ روپے ہے۔

میڈرڈ ۲۴ جولائی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ چند یوم کی لڑائی میں باغیوں کو بھاری نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ بعض باغی دستوں کے نصف سپاہی مارے گئے۔

ماسکو ۲۴ جولائی۔ سٹالن نے مشرق بعید میں ٹراٹسکی کے حامیوں اور غیر ملکی جاسوسوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ سرکاری اندازہ کے مطابق صرف ایک ہفتہ میں ۷۸ اسکردہ افسروں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ محکمہ براڈکاسٹنگ کے کئی افسر جیل میں ڈال دیئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ سوویٹ روس کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔

پٹنہ ۲۴ جولائی۔ بابو راجندر پرشاد کی صدارت میں اہالیٔ پٹنہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ فلسطین میں برطانیہ کی پالیسی کی مذمت کی گئی نیز عربوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا

حیفا ۲۴ جولائی۔ نوجوانوں کی ایک خفیہ مجلس کی طرف سے عرب امراء کو تہدید آمیز خط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں انہیں دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے یہودیوں سے تعلق رکھا۔ تو انہیں قتل کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۴ جولائی "پرتاپ" ۲۶ جولائی لکھتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبر لالہ دیش بندھو گپتا اور ان کے بھائی کو ایک تہدید آمیز خط موصول ہوا ہے۔ جس میں انہیں دھمکی دی گئی ہے۔ کہ اگر انہوں نے مسلمانوں میں کانگریس کے پراپیگنڈے کو بند نہ کیا تو انہیں قتل کر دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک خط مسٹر جے۔ اے۔ سکاٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھی موصول ہوا ہے۔ جس میں ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس ریوالور کو جو کارٹ برج پر پولیس کو ملا تھا۔ واپس کر دے۔ ورنہ ان کی خیر نہیں۔

سلامینکا ۲۴ جولائی۔ ایک براڈکاسٹ پیغام مظہر ہے کہ میڈرڈ کے محاذ پر دلافرانکا اور ڈیلکاسکو اور سیکٹر کے علاقہ میں باغی فوجیں اپنی جارحانہ پیشقدمی کو جاری رکھے ہوئے ہیں سرکاری کیمپ کے بیان سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف وہاں ہی ۹ ہزار زخمی پڑے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی